47889 ـ كيا تاجر كےليے نفع لينےميں كوئي حد متعين ہے؟

سوال

كيا تاجر كےنفع لينےميں كوئي حد اور نسبت متعين ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

تجارت ميں نفع كي كوئي ايسي حد اور نسبت متعين نہيں جس كا تاجر اپني تجارت ميں نفع لينےكا پابند ہو، ليكن جب بازار ميں كسي سامان كا ريٹ معروف اور معلوم ہو توتاجر كےليے خريدار كو دھوكہ دے كر خريدار كي جہالت اور ريٹ سےناعلمي كا فائدہ اٹھاتےہوئے معروف ريٹ سےزيادہ قيمت ميں چيزفروخت كرنا جائز نہيں.

اس كي دليل مندرجہ ذيل فرمان نبوي صلي اللہ عليہ وسلم ميں ملتي ہے:

رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا:

(تم باہر سےآنےوالے سامان كےقافلہ كو نہ ملو، جو كوئي بھي اسےملے اور اس مال كو مالك سےخريد لے اور فروخت كرنےوالا جب ماركيٹ ميں آئے تواسے اختيار ہے) يعني وہ اس سودے كوباقي ركھے يا پھر ختم كردے . صحيح مسلم حديث نمبر (1519).

الجلب: اس مال كو كوكہتےہيں جو باہر سےمنڈي ميں لايا جائے.

اور حديث ميں سيد سےمراد باہر سےمال لانےوالاتاجر ہے، اور شارع نے ماركيٹ ميں آنےكےبعد اسےاختيار ديا ہے كہ وہ ماركيٹ سےباہر خريداري كرنے والے كےسودے كوباقي ركھے يا پھر اسے فسخ كردے، اس ليے كہ ماركيٹ سےباہر ملنےوالا غالب طور پر تاجر كو دوھوكہ ديتا اور ماركيٹ كےريٹ سے كم ريٹ دے كرخريداري كرليتا ہے، لہذا جب معاملہ واقعتا ايسا ہي پائے تو تاجركواختيار ہے كہ وہ اس سودے كو باقي ركھےياپھر فسخ كردے، اور حديث ميں شاہد اس بات ميں ہےكہ نبي صلي اللہ عليہ وسلم نے ان تاجروں سےماركيٹ كےباہر ملنےسے منع فرمايا ہے كيونكہ ايسا كرنےميں انہيں دھوكہ دے كر ماركيٹ كےريٹ سے كم ريٹ ميں خريداري كي جاتي ہے.

مستقل فتوي كيمٹي سعودي عرب سے مندرجہ ذيل سوال كيا گيا:

کیا دین اسلام میں نفع کي حد مقرر کردہ ہے؟ اگر ایسا ہي ہے تواس کي زیادہ سےزیادہ حد کیا ہے، یا اس کي کوئي حد ہي نہیں آپ اس کےبارہ میں کیا کہتےہیں؟

کمیٹي کا جواب تھا:

تجارت میں نفع کي کوئي حد مقرر نہیں بلکہ یہ حالات اور مانگ (یعني زیادہ اور کم مانگ) پر منحصر ہے، لیکن مسلمان چاہے وہ تاجر ہو یا کوئي اور اس کےلیےبہتر اور اچھا یہ ہےکہ وہ خریدوفروخت کےمعاملہ میں آساني اور سھل پسندي کا مظاہرہ کرے، اور اس میں کسي کي غفلت سےفائدہ اٹھا کراسے خرید وفروخت میں دھوکہ نہ دے، بلکہ اس میں اسلامي اخوت وبھائي چارہ کے حق کو مد نظر رکھے. اھ

دیکھیں: فتاوي اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (13 / 91) .

کمیٹي سے یہ سوال بھي کیا گیا کہ:

کیا تاجر کےلیے دس فیصد سےزیادہ منافع لینا جائز ہے؟

کمیٹي کا جواب تھا:

(شرعا توتاجر کا نفع غیرمحدود ہے، اس میں کوئي تناسب نہیں، لیکن مسلمان کےلیے خریدار کو دھوکہ دینا جائز نہیں کہ وہ اسے مارکیٹ کےریٹ کےعلاوہ دوسرے ریٹ میں کوئي چیز فروخت کرے، اور مسلمان کےلیے مشروع ہے کہ وہ نفع میں زیادتي نہ کرے بلکہ جب وہ خرید وفروخت کرے تو اس میں آساني پیدا کرے کیونکہ رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم نے معاملات میں آساني کرنےپر ابھارا ہے) اھ.

دیکھیں: فتاوي اللجنة الدائمة للبحوث العلمیہ والافتاء (13 / 92) .

واللہ اعلم .